شہید کون؟

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

شہادت مالک کریم کی طرف سے اپنے خاص بندوں کی تکریم ہے، اسلام میں منصب ِشہادت ان پاکیزہ ارواح کے لئے روا رکھا گیا ہے، جو لِلّٰہ اسلام کے لئے حد جاں سے گزر جاتی ہیں، شہید اسے کہا جاتا ہے جو اللہ کے راستے میں لڑتا ہوا مقتول ہو جائے، قرآن وسنت میں شہید کے نام سے جاری کردہ تمام تکریمات واعزازات اسی خوش بخت کا نصیبہ ہیں، لیکن اس کے ساتھ ساتھ بعض دوسرے لوگوں کو بھی اسلام میں شہید کہا گیا ہے، یہ حکماً شہید ہیں حقیقی نہیں، انہیں صرف شہید کا نام دیا گیا ہے، شہید فی سبیل اللہ کے تمام اجر میں شریک وسہیم نہیں بنایا گیا۔

بات چل نکلی ہے تو کہے دیں کہ ہمارے ہاں درجہ شہادت تقسیم کرنے کا جو ٹرینڈ چل نکلا ہے، ہر ایرے غیرے، کو شہید کا نام دے دیا جاتا ہے، شہیدِ سیاست، شہید جمہوریت، شہید تحریک، شہید آزادی، حتی کہ مشرکین اور بے دین ملاحدہ کو بھی شہید کہہ دیا جاتا ہے۔ یہ سب کسی ملک یا علاقے یا تحریک کے لئے قابل تکریم ہوں تو ہوں، مگر اسلام کا عطا کردہ مرتبہ شہادت جو اسلام کا ایک پرائیویٹ اعزاز ہے، ہر ایک کے لئے انتہائی نامناسب ہے، یہ علمی چوری ہے، اسلامی اصطلاحات کے ساتھ بھیانک مذاق ہے، منصب شہادت کی بنیاد عقیدہ وعمل پر ہے، جو اسلام کو سرے سے مانتا ہی نہیں یا اسلامی عقائد سے نالاں و برگشتہ ہے، اسے شہید کیوں کر کہا جا سکتا ہے؟

ازراہ کرم! آپ اپنے معززین کو کوئی اور نام دے لیں مگر اسلام کی اصطلاحات کو تباہ نہ کریں، انہیں اسلام کے ساتھ رہنے دیں، ویسے دن رات اسلام کی مخالفت کرنے والے اسلام کے درجہ شہادت کو اپنے نام کرنے کے لئے کتنے بے چین ہیں؟

۞ شارح مسلم، حافظ نووی رحمہ اللہ (٦٧٦ھ) لکھتے ہیں:

اِعْلَمْ أَنَّ الشَّهِيدَ ثَلَاثَةُ أَقْسَامٍ أَحَدُهَا الْمَقْتُولُ فِي حَرْبِ الْكُفَّارِ بِسَبَبٍ مِّنْ أَسْبَابِ الْقِتَالِ فَهٰذَا لَهٗ حُكْمُ الشُّهَدَاءِ فِي ثَوَابِ الْآخِرَةِ وَفِي أَحْكَامِ الدُّنْيَا وَهُوَ أَنَّهٗ لَا يُغَسَّلُ وَلَا يُصَلّٰى عَلَيْهِ، وَالثَّانِي شَهِيدٌ فِي الثَّوَابِ دُونَ أَحْكَامِ الدُّنْيَا وَهُوَ الْمَبْطُونُ وَالْمَطْعُونُ وَصَاحِبُ الْهَدْمِ وَمَنْ قُتِلَ دُونَ مَالِهٖ وَغَيْرُهُمْ مِمَّنْ جَاءَتِ الْأَحَادِيثُ الصَّحِيحَةُ بِتَسْمِيَتِهٖ شَهِيدًا فَهٰذَا يُغَسَّلُ وَيُصَلّٰى عَلَيْهِ وَلَهٗ فِي الْآخِرَةِ ثَوَابُ الشُّهَدَاءِ وَلَا يَلْزَمُ أَنْ يَّكُونَ مِثْلَ ثَوَابِ الْأَوَّلِ، وَالثَّالِثُ مَنْ غَلَّ فِي الْغَنِيمَةِ وَشَبَهِهٖ مِمَّنْ وَرَدَتِ الْآثَارُ بِنَفْيِ تَسْمِيَتِهٖ شَهِيدًا إِذَا قُتِلَ فِي حَرْبِ الْكُفَّارِ فَهٰذَا لَهٗ حُكْمُ الشُّهَدَاءِ فِي الدُّنْيَا فَلَا يُغَسَّلُ وَلَا يُصَلّٰى عَلَيْهِ وَلَيْسَ لَهٗ ثَوَابُهُمُ الْكَامِلُ فِي الْآخِرَةِ.

''جان لیجئے کہ شہدا کی تین اقسام ہیں: ① قتال کے کسی سبب سے کفار سے جنگ کے دوران قتل ہو جانے والا۔ شہدا کے لیے جو ثواب آخرت میں تیار ہے اور ان پر جو دنیوی احکام لاگو ہوتے ہیں، اس کے لیے بھی یہی حکم ہے۔ ②

ایک وہ شہید ہے، جس کا ثواب تو شہداء والا ہے، لیکن اس پر دنیوی احکام صادر نہیں ہوتے۔ اس قسم میں پیٹ کی بیماری میں فوت ہو جانے والا، طاعون کی زد میں دم توڑ جانے والا، دب کر جاں بحق ہونے والا، اپنے مال کے دفاع میں قتل ہو جانے والا اور دیگر، جن پر احادیث صحیحہ میں شہید کا لفظ بولا گیا، شامل ہیں۔ ان کو غسل دیا جائے گا، جنازہ بھی پڑھا جائے گا، لیکن آخرت میں ثواب شہید والا ہی ہے۔ ہاں یہ ضروری نہیں کہ ان کا ثواب پہلے کے برابر ہو۔ ③ جو مال غنیمت میں ڈنڈی مارے، اسی طرح کفار سے لڑائی میں مارے جانے والے وہ مجاہدین، جنہیں شہید کہنے کی نفی میں احادیث وارد ہوئی ہیں۔ اس قسم کے لوگوں پر دنیا میں شہدا والے احکام جاری ہوں گے، یعنی انہیں غسل دیا جائے گا، نہ جنازہ پڑھا جائے گا اور آخرت میں کامل اجر سے محروم ہوں گے۔''

(شرح مسلم : ١٦٣/٢)

ذیل کی سطور میں ان شہداء کا تذکرہ کیا جاتا ہے جنہیں اسلام نے حقیقی یا حکمی کسی بھی صورت میں شہید کہا ہے۔

① سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اَلشُّهَدَاءُ خَمْسَةٌ، الْمَطْعُونُ، وَالْمَبْطُونُ، وَالْغَرِقُ، وَصَاحِبُ الْهَدْمِ، وَالشَّهِيدُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ .

''شہید پانچ قسم کے ہیں؛ ① طاعون سے فوت ہونے والا ② پیٹ کے مرض میں مبتلا ہو کر فوت ہونے والا ③ ڈوب کر فوت ہو جانے والا ④ دب کر فوت ہو جانے والا ⑤ اللہ کی راہ میں کٹ جانے والا۔''

(صحيح البخاري : ٢٨٢٩، صحيح مسلم : ١٩١٤)

② سیدنا جابر بن عتیک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِنَّ اللّٰهَ قَدْ أَوْقَعَ أَجْرَهٗ عَلٰى قَدْرِ نِيَّتِهٖ، وَمَا تَعُدُّونَ الشَّهَادَةَ؟ قَالُوا : الْقَتْلُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ تَعَالٰى، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الشَّهَادَةُ سبعٌ سِوَى الْقَتْلِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ الْمَطْعُونُ شَهِيدٌ، والْغَرِقُ شَهِيدٌ، وَصَاحِبُ ذَاتِ الْجَنْبِ شَهِيدٌ، وَالْمَبطُونُ شَهِيدٌ، وَصَاحِبُ الْحَرِيقِ شَهِيدٌ، وَالَّذِي يَمُوتُ تَحْتَ الْهَدْمِ شَهِيدٌ، وَالْمَرْأَةُ تَمُوتُ بِجُمْعٍ شَهِيدٌ.

''اللہ تعالیٰ نیت کے مطابق اجر دیتا ہے، آپ شہادت کسے سمجھتے ہیں؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کہنے لگے : میدان جہاد میں اپنی جان کا نذرانہ پیش کرنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میدان قتال کے علاوہ بھی سات اسبابِ شہادت ہیں۔ ① مرض طاعون میں مبتلا ہو کر جان کی بازی ہار جانے والا ② ڈوب کر مرنے والا ③ نمونیا سے جاں بحق ہونے والا ④ پیٹ کی بیماری سے جان کی بازی ہار جانے والا ⑤ جل کر ہلاک ہونے والا ⑥ دب کر دم توڑ دینے والا ⑦ حمل سے فوت ہو جانے والی خاتون۔''

(موطّأ الإمام مالك : ١/٢٣٣ـ٢٣٤، سنن النسائي : ١٨٤٦، سنن أبي داوٗد : ٣١١١، وسندهٗ حسنٌ)

اس حدیث کو امام ابن حبان رحمہ اللہ (۳۱۸۹) نے ''صحیح'' اور امام حاکم رحمہ اللہ (۱/۵۰۳) نے اس کی سند کو ''صحیح'' کہا ہے۔ حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ''صحیح'' کہا ہے۔

③ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے طاعون کے بارے میں پوچھا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِنَّهُ عَذَابٌ يَّبْعَثُهُ اللّٰهُ عَلٰى مَنْ يَّشَاءُ، وَأَنَّ اللّٰهَ جَعَلَهُ رَحْمَةً لِّلْمُؤْمِنِينَ، لَيْسَ مِنْ أَحَدٍ يَّقَعُ الطَّاعُونُ، فَيَمْكُثُ فِي بَلَدِهِ صَابِرًا مُّحْتَسِبًا، يَعْلَمُ أَنَّهُ لَا يُصِيبُهُ إِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ، إِلَّا كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِ شَهِيدٍ .

''یہ عذاب الٰہی ہے، اللہ کی مرضی سے کسی کو بھی لاحق ہو سکتا ہے، لیکن اللہ تعالیٰ اسے مومنوں کے لیے رحمت بنا دیتا ہے۔ جو طاعون کا شکار ہو جائے، صبر اور نیکی کی امید رکھتے ہوئے اپنے علاقے میں ہی ٹھہرتا ہے، نیز یہ اعتقاد رکھتا ہے کہ یہ بیماری نصیب میں لکھی تھی، اس کے لیے ایک شہید کے برابر اجر ہے۔''

(صحيح البخاري : ٣٤٧٤)

④ سعید بن زید قرشی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ قُتِلَ دُونَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ، وَمَنْ قُتِلَ دُونَ أَهْلِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ، وَمَنْ قُتِلَ دُونَ دِينِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ، وَمَنْ قُتِلَ دُونَ دَمِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ .

''اپنے مال کے دفاع میں دم توڑ دینے والا شہید ہے، اپنے اہل وعیال کی حفاظت کے دوران قتل ہو جانے والا شہید ہے، اپنے دین کو بچاتے ہوئے جان کی بازی ہار جانے والا شہید ہے اور اپنی جان بچاتے بچاتے اللہ کو پیارا ہو

جانے والا بھی شہید ہے۔''

(سنن أبي داوٗد : ٤٧٧٢، سنن النسائي : ٤٠٩٥، سنن الترمذي : ١٤٢١، سنن ابن ماجه : ٢٥٨٠، وسندهٗ حسنٌ)

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے ''حسن صحیح'' اور امام ابن حبان رحمہ اللہ (۳۱۹۴) نے ''صحیح'' کہا ہے۔

⑤ سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ قُتِلَ دُونَ مَالِهٖ فَهُوَ شَهِيدٌ .

''مال کے دفاع میں جاں بحق ہونے والا شہید ہے۔''

(صحيح البخاري : ٢٤٨٠، صحيح مسلم : ١٤١)

⑥ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ أَدّٰى زَكَاةَ مَالِهٖ طَيِّبَ النَّفْسِ بِهَا يُرِيدُ بِهٖ وَجْهَ اللّٰهِ وَالدَّارَ الْآخِرَةَ لَمْ يُغَيِّبْ شَيْئًا مِّنْ مَّالِهٖ وَأَقَامَ الصَّلَاةَ فَتَعَدّٰى عَلَيْهِ الْحَقُّ فَأَخَذَ سِلَاحَهٗ فَقَاتَلَ فَقُتِلَ فَهُوَ شَهِيدٌ .

''جس نے دل وجان سے زکوۃ ادا کی اور اپنے مال میں سے کچھ بھی غائب نہیں کیا۔ اللہ کی رضا اور آخرت کی کامیابی مطلوب تھی، نماز قائم کی۔ زکوۃ وصولی کے دوران اس سے زیادتی کی گئی، تو اس نے اسلحہ تھام کر لڑائی کی، لیکن خود شکار ہو گیا، ایسا شخص بھی شہید ہے۔''

(المعجم الكبير للطبراني : ٢٨٧/٢٣، ح : ٦٣٢، المستدرك للحاكم : ٥٦٢/١، ح : ١٤٧٠، وسندهٗ حسنٌ)

اس حدیث کو امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ (۲۳۳۶) اور امام ابن حبان رحمہ اللہ (۳۱۹۳) نے ''صحیح'' کہا ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ نے ''بخاری و مسلم کی شرط پر صحیح'' قرار دیا ہے۔ حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت کی ہے۔

⑦ سیدہ ام حرام بنت ملحان رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اَلْمَائِدُ فِي الْبَحْرِ الَّذِي يُصِيبُهُ الْقَيْءُ لَهٗ أَجْرُ شَهِيدٍ، وَالْغَرِقُ لَهٗ أَجْرُ شَهِيدَيْنِ .

''سمندری سفر میں جی متلانے اور سر چکرانے کی وجہ سے فوت ہونے والا شہید کا اجر پاتا ہے اور ڈوب کر مرنے والے کے لیے دو شہیدوں کے برابر اجر ہے۔''

(مسند الحميدي : ٣٤٩، سنن أبي داوٗد : ٢٤٩٣، السنن الكبرىٰ للبيهقي : ٣٣٥/٤، وسندهٗ حسنٌ إن كان يعلى بن شداد سمع من أم حرام)

⑧ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَا تَعُدُّونَ الشَّهِيدَ فِيكُمْ؟ قَالُوا : يَا رَسُولَ اللّٰهِ، مَنْ قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَهُوَ شَهِيدٌ، قَالَ : إِنَّ شُهَدَاءَ أُمَّتِي إِذًا لَّقَلِيلٌ، قَالُوا : فَمَنْ هُمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ : مَنْ قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَهُوَ شَهِيدٌ، وَمَنْ مَّاتَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَهُوَ شَهِيدٌ، وَمَنْ مَّاتَ فِي الطَّاعُونِ فَهُوَ شَهِيدٌ، وَمَنْ مَّاتَ فِي الْبَطْنِ فَهُوَ شَهِيدٌ، وَالْغَرِيقُ شَهِيدٌ .

''آپ کی نظر میں شہید کون ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا: اللہ کے رسول! وہی ہے، جو مقتل میں جان لٹا دے۔ فرمایا: یوں تو میری امت میں شہید برائے نام ہوں گے! صحابہ کرام نے عرض کیا: اللہ کے رسول! اور کون ہے؟ فرمایا: مقتل

میں کٹ جانے والا شہید ہے، دوران جہاد فوت ہو جانے والا شہید ہے۔ مرضِ طاعون میں جان کی بازی ہار جانے والا شہید ہے۔ پیٹ کی بیماری سے ہلاک ہو جانے والا شہید ہے۔ نیز ڈوب کر فوت ہو جانے والا بھی شہید ہے۔''

(صحیح مسلم : ۱۹۱۵)

⑨ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ طَلَبَ الشَّهَادَةَ صَادِقًا، أُعْطِيَهَا، وَلَوْ لَمْ تُصِبْهُ .

''جو صدقِ دل سے شہادت کا طالب ہو، تو اسے بغیر شہادت کے بھی اجر شہادت مل جائے گا۔''(صحیح مسلم : ۱۹۰۸)

⑩ سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

مَنْ قَاتَلَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ رَّجُلٍ مُّسْلِمٍ فَوَاقَ نَاقَةٍ، وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ، وَمَنْ سَأَلَ اللّٰهَ الْقَتْلَ مِنْ عِنْدِ نَفْسِهٖ صَادِقًا ثُمَّ مَاتَ أَوْ قُتِلَ، فَلَهٗ أَجْرُ شَهِيدٍ، وَمَنْ جُرِحَ جُرْحًا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، أَوْ نُكِبَ نَكْبَةً، فَإِنَّهَا تَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَأَغْزَرِ مَا كَانَتْ، لَوْنُهَا كَالزَّعْفَرَانِ وَرِيحُهَا كَالْمِسْكِ، وَمَنْ جُرِحَ جُرْحًا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَعَلَيْهِ طَابَعُ الشُّهَدَاءِ .

''جس نے اتنا وقت قتال کیا، جتنا ایک بار اونٹنی کا دودھ دوہنے میں لگتا ہے، اس کے لیے جنت واجب ہو گئی۔ جو اللہ تعالیٰ سے تہہ دل سے شہادت کا سوال

کرے، پھر وہ شہید ہو یا طبعی موت مر جائے، ہر دو صورت شہادت کا اجر پا لیتا ہے۔ جسے جہاد میں کوئی زخم لگا یا پاؤں کو ٹھوکر لگی، وہ روز قیامت پہلے سے زیادہ گہرا ہو گا، اس کا رنگ زعفران اور خوشبو کستوری کی سی ہو گی۔ جہاد میں زخمی آدمی پر شہدا کی چھاپ ہوتی ہے۔'' (سنن النسائي: ٣١٤١، وسندهٗ حسنٌ)

⑪ سیدنا سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ سَأَلَ اللّٰهَ الشَّهَادَةَ بِصِدْقٍ، بَلَّغَهُ اللّٰهُ مَنَازِلَ الشُّهَدَاءِ، وَإِنْ مَّاتَ عَلٰى فِرَاشِهٖ .

''جس نے اللہ تعالیٰ سے صدقِ دل سے شہادت کا سوال کیا، اللہ تعالیٰ اسے شہدا کا مرتبہ عطا کرتا ہے، خواہ بستر پر ہی فوت ہوا ہو۔'' (صحیح مسلم: ١٩٠٩)

اللہ تعالیٰ ہمیں بھی شہادت نصیب فرمائے، آمین!

❁❁❁❁❁❁❁